دنیائے مذاہب کے

سنسنی خیز انکشافات

- خوفناک عقائد
- شرمناک افتراء پردازیاں
- بزرگانِ اُمّت سے بغاوت

کیا عالمِ اسلامی اَب بھی تماشائی بنا رہے گا؟؟؟

دُنیا کے مذہب کے

سنسنی خیز انکشافات

- خوفناک عقائد
- شرمناک افتراء پردازیاں
- بزرگانِ اُمّت سے بغاوت

کیا عالمِ اسلامی اَب بھی تماشائی بنا رہے گا؟؟؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوگوسلادیہ، بلغاریہ، اور بعض دوسرے ممالک میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ پاکستان، عیسائیت کے مہیب سیلاب کی زد میں ہے۔ اور جیسا کہ کراچی کے رسالہ "تکبیر" (۲۵ء ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء) نے انکشاف کیا ہے۔ ایک عالمی سازش کے تحت مسیحی آبادی تشویش انگیز حد تک بڑھ گئی ہے۔ تمام مسیحی ادارے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں سرگرم عمل ہیں۔ تمام مشنری تعلیمی ادارے (جن کو ضیاء حکومت نے مشنریوں کو واپس کر دیا ہے) ارتداد کا اڈہ بنے ہوئے ہیں اور پاکستان کے قریبی جزیرہ سیشلز میں ایک طاقتور ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب کر دیا گیا ہے۔ جو روزانہ پانچ زبانوں میں مسیحی تعلیمات

نشر کر رہا ہے ۔ اِس بین الاقوامی منصوبہ میں حکومت اور اس کے آلۂ کار اور ایجنٹ علماء کا کردار اب پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے ۔

پاکستان اور اسلام کی بنیاد پر ضرب کاری لگانے کے لئے ، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان اسمبلی نے ایک قرار داد پاس کی جس کے مطابق مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کی بجائے دفعہ نمبر ۲۶۰ شق نمبر ۳ پر ایمان لانا ضروری قرار پایا گیا ۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں ضیاء حکومت نے عیسائیت کا مقابلہ کرنے والی احمدیہ جماعت کی تبلیغ پر بذریعہ آرڈی نینس پابندی لگا دی ۔ اور پھر کلمہ طیبہ مٹانے کی شرمناک مہم شروع کر دی گئی ۔ کئی معصوم احمدی شہید کئے جا چکے ہیں ۔ اور ایک بھاری تعداد جیلخانوں میں ڈال دی گئی ہے ؛ اور جھوٹے مقدمات کا دردناک سلسلہ جاری ہے ۔

مودودیوں کے علاوہ اِس مہم میں پیش پیش وہ احراری دیو بندی ملّاں ہیں ؛ جن کی نسبت بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا کہ :

مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں ؛ اور کانگرس ارادہ کئے بیٹھی ہے ۔ کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا

جائے. جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں؛ مجھے افسوس ہے کہ وہ مسلمان ہمارے ساتھ نہیں ہیں. بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں. یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کام میں بطور کارندے استعمال کئے جا رہے ہیں. یہ مسلمان سدھائے ہوئے پرندے ہیں. یہ صرف شکل و صورت کے اعتبار سے ہی مسلمان ہیں[1]۔"

ان دشمنانِ اسلام نے پاکستان سے "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں اپنے خوفناک اور اخلاق سوز عقائد پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ جیسی خادم اسلام جماعت پر جھوٹے اور گمراہ کن الزامات لگائے گئے ہیں؛ اور ایسی ایسی شرمناک افتراء پردازیوں سے کام لیا گیا ہے. کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے. یہ رسالہ درحقیقت گذشتہ چودہ صدیوں کے اہل اللہ، صوفیا اور بزرگان امت سے کھلا مذاق اور ان کے نظریات سے بغاوت ہے. جیسا کہ اس رسالہ کے علمی اور تنقیدی جائزہ سے بخوبی معلوم ہو جائے گا:

---

[1] انقلاب لاہور، ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۸

جھوٹے الزامات اور الزام لگانے والوں کے اپنے گستاخانہ اور خوفناک عقائد

الزام نمبر ۱ :

احمدی دل سے کلمہ طیبہ نہیں پڑھتے اور کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے مراد اپنی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو لیتے ہیں" :

جواب :

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ؛ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں. هلاّ شققت قلبه تو نے اس کے دل کو چیر کے کیوں نہ دیکھ لیا ؛

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :

" یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ

پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے۔ جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے"۔ لے

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُب لباب یہ ہے۔ کہ:
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؎۲

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام" میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے، وہ بے ایمان، اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں، کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں" ؎۳

"ہم خدا کے فضل سے مومن ہیں۔ اور اللہ پر اور اس کی کتاب قرآن پر اور رسول خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہم ان سب باتوں

لے حجۃ الاسلام ص ۵۲، ۵۳

؎۲ ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۳۷ ؎۳ ایام الصلح ص ۸۶، ۸۷

؎۴ خط بنام شاہ کابل، شوال ۱۳۱۲ھ

پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے، اور ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہم تہ دل سے گواہی دیتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

جماعت احمدیہ کے اِس واضح مسلک کے مقابل پر مُلاؤں کا اپنا عقیدہ ملاحظہ ہو:

مشہور دیوبندی رسالہ "الامداد" بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۳ عدد ۸ صفحہ ۳۵ پر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے کسی مرید کا یہ خواب درج ہے۔ کہ اس نے "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" کے الفاظ میں کلمہ اور "اللھم صلی علےٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی" کے الفاظ میں درود شریف پڑھا۔ جناب تھانوی صاحب نے اس خواب کے معتبر اور رحمانی ہونے کی تصدیق کی؛ جو اسی رسالہ میں موجود ہے۔ اندریں صورت پوری ملت اسلامیہ یہ کہنے کا حق رکھتی ہے۔ کہ دیوبندیوں کا اصل کلمہ "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" ہے۔ اور اگر وہ کلمہ طیبہ پڑھتے بھی ہیں۔ تو محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے اور محمد رسول اللہ سے ان کا مقصود مولوی اشرف علی تھانوی کی ذات ہوتی ہے نہ کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم!!

سوادِ اعظم اہلِ سنت کے نزدیک یہ "کلمہ خبیثہ ہے۔ جس نے صاف فیصلہ کر دیا۔ کہ دیوبندی واقعی مولوی اشرف علی صاحب کو رسول اللہ سمجھتے ہیں۔ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور یہ راز بھی فاش ہو گیا۔ کہ دیوبندی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی نہیں مانتے بلکہ ان کا رسول مولوی اشرف علی تھانوی ہے۔ اور وہ اسی کو رسول اللہ سمجھتے ہیں۔ اور . . . . . تھانوی کی جھوٹی رسالت پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے۔"

(دیوبندی مذہب صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷
از مولانا غلام مہر علی صاحب گولڑوی
مکتبہ خانہ مہریہ بہاولنگر
پاکستان)

الزام نمبر ۲

احمدیوں کے نزدیک بانی سلسلہ احمدیہ ظلی و بروزی نبی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اصل محمد ہیں؛

جواب :

یہ بھی سفید جھوٹ ہے. ظلی اور بروزی نبی کے معنے صرف یہ ہیں. کہ آپ کو ہر فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے عطا ہُوا ہے. چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :

" یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملا ہے. اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا. اور آپ کی پیروی نہ کرتا. تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے. تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا." [1]

" میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہُوں. کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمّد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے. اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا. اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں. "

" خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا. اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی' اور اس کی مُرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں. وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے. اور وہ شخص جو بغیر اقرار

---

[1] تجلیات الہیہ صفحہ ۱۹ ، ۲۰

افاضہ اس کے، کہ کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے. وہ انسان نہیں ہے. بلکہ ذُرّیتِ شیطان ہے. کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے. اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے. جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا. وہ محروم ازلی ہے. ہم کیا چیز ہیں. اور ہماری حقیقت کیا ہے. [1]

ے اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسی طرح آپ اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے، سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں. اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں؛ اور میری آنکھ، کی پتلی نکال پھینکی جائے؛ اور میں اپنی تمام

---

[1] حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶

مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں۔ اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں۔ تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کئے جائیں۔

(ترجمہ: از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ص۱۵)

اس بے مثال عاشق رسول پر اعتراض کرنے والوں کا حال یہ ہے۔ کہ وہ رشید احمد گنگوہی کو "رحمۃ للعالمین[۱]" اور "بانی اسلام کا ثانی[۲]" مولوی اشرف علی تھانوی کو "ظل رسول[۳]" نہرو جیسے معاند اسلام کو "رسول السّلام" اور گاندھی کو نبی بالقوہ سمجھتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ اخبار ذوالفقار ۱۷ اپریل ۱۹۲۱ء نے لکھا کہ:

"عطاء اللہ بخاری نے ۲۵ اپریل کی تقریر میں جو مسجد خیر دین میں کی، بیان کیا کہ:

میں مسٹر گاندھی کو نبی بالقوہ مانتا ہوں[۵]!"

---

[۱] تا [۵] "دیوبندی مذہب" ص ۳۵۷، ۱۳۱، ۲۶۴ از مولوی غلام مہر علی گولڑوی مطبوعہ کتب خانہ مہریہ منڈیاں چشتیاں بہاولنگر[۵] بحوالہ الزاجہ از سید محمد طفیل شاہ صاحب

الزام نمبر ۳

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے. کہ وہ نعوذ باللہ "محمد رسول اللہ" ہے. چنانچہ ملاحظہ ہو: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمدؐ رکھا گیا اور رسول بھی:

(ایک غلطی کا ازالہ)

جواب:

یہ الزام فتنہ انگیزی کے سوا کچھ نہیں' کیونکہ حضرت بانی سلسلہ کے ان الفاظ میں قرآنی آیت کا ذکر نہیں' اپنے الہام کا ذکر ہے. جو اس حدیث نبوی کی تصدیق ہے کہ امام مہدی کا نام محمدؐ ہوگا[1] اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مفسرین اُمت نے ھوالذی ارسل رسولہ' کا مصداق مسیح موعودؑ و مہدی موعود کو ٹھہرایا ہے.[2]

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود بھی اس عقیدہ کا اعلان فرمایا ہے. کہ آیت قرانی میں آپ کے آقا و پیشوا محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مقدس ہے! چنانچہ

---

[1] مشکوٰۃ باب خروج المہدی و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲

[2] ابن جریر (زیر آیت بالا) تفسیر حسینی مترجم اُردو جلد ۲ صفحہ ۵۲۸ سورہ صف

فرماتے ہیں :

"تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے۔ جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۲)

یہ اتنی واضح بات ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ فرقہ اہلحدیث نے فتویٰ تکفیر سے قبل یہ اعتراف کیا کہ:

"مؤلف براہین احمدیہ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ قرآن میں ان آیات کا مورد نزول و مخاطب میں ہوں۔ اور جو کچھ قرآن یا پہلی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عیسیٰ و ابراہیم و آدم علیہم السلام کے خطاب میں خدا نے فرمایا ہے۔ اس سے میرا خطاب مراد ہے۔"

پھر لکھتے ہیں :

"ان کو کامل یقین اور صاف اقرار ہے. کہ قرآن اور پہلی کتابوں میں ان آیات میں مخاطب و مراد وہی انبیاء ہیں، جن کی طرف ان میں خطاب ہے. اور ان کمالات کے محل وہی حضرات ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ان کمال کا محل ٹھہرایا ہے."

"اپنے اوپر ان آیات کے الہام یا نزول کے دعویٰ سے ان کی مراد (جس کو وہ صریح الفاظ میں خود ظاہر کر چکے ہیں، ہم اپنی طرف سے اختراع نہیں کرتے) یہ ہے. کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالےٰ نے قرآن یا پہلی کتابوں میں انبیاء علیہم السلام کو مخاطب فرمایا ہے؛ انہی الفاظ یا آیات سے دوبارہ مجھے بھی شرفِ خطاب بخشا ہے. پر میرے خطاب میں ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہیں؛ اور وہ معانی ان معانی کے اظلال و آثار ہیں"

اشاعۃ السنۃ جلد ۷ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹

ممتاز اہلحدیث عالم مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (والد مولوی داؤد غزنوی) فرماتے ہیں :

" اگر الہام میں اس آیت کا القاء ہو ، جس میں خاص آنحضرتؐ کو خطاب ہو تو صاحب الہام اپنے حق میں خیال کر کے اس کے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کرے گا . اور نصیحت پکڑے گا ..... اگر کوئی شخص ایک آیت کو جو پروردگار نے جناب رسول اللہ صلعم کے حق میں نازل فرمائی ہے ، اسے اپنے پر وارد کرے اور اس کے امر و نہی اور تاکید و ترغیب کو بطور اعتبار اپنے لئے سمجھے تو بیشک وہ شخص صاحب بصیرت اور مستحق تحسین ہو گا . "

" اگر کسی پر ان آیات کا القاء ہو جن میں خاص آنحضرتؐ کو خطاب ہے . مثلاً ۱ء الم نشرح لك صدرك . کیا نہیں کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا ، ۲ء ولسوف یعطیك ربك فترضى ۳ء فسيكفيكهم الله ۴ء فاصبر كما صبر اولوا العزم

من الرسل ۵ واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربھم بالغداوة والعشی یر
یدون وجھہ ۶ فصل لربک وانحر
۷ ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا
واتبع ھواہ ۸ ووجدک ضالاً فھدیٰ
تو بطریق اعتبار یہ مطلب نکالا جائے گا۔ کہ:
انشراح صدر و رضا اور انعام و ہدایت، جس
لائق یہ ہے۔ علی حسب المنزلت اس شخص کو
نصیب ہو گا۔ اور اس امر و نہی وغیرہ میں
اس کو آنحضرت کے حال میں شریک سمجھا
جائے گا۔"

(اثبات الالہام والبیعة ص ۱۲۲، ۱۲۳)

یہ سب باتیں مخالفین احمدیت کو معلوم ہیں۔ مگر پھر بھی وہ سادہ مزاج مسلمانوں کو فریب دینے سے باز نہیں آتے ؎

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

الزام ۴

"ریویو مئی ۱۹۲۹ء کے ایک مضمون کی بنا پر یہ ظاہر کرتے ہوئے، کہ گویا یہ جماعت احمدیہ کے اکابر بزرگوں کا عقیدہ ہے، الزام لگایا گیا ہے۔ کہ احمدی بانی سلسلہ کا ذہنی ارتقاء معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مانتے ہیں۔"

جواب :

یہ صریح دجل و تلبیس اور بالکل سفید جھوٹ ہے؛ یہ مضمون سلسلۂ احمدیہ کی کسی برگزیدہ شخصیت کا نہیں۔ ایک عام ڈاکٹر کا تھا۔ جس کی مذہبی معلومات واجبی سی تھیں۔ اور اس کا یہ مضمون جماعتی مسلک کے قطعی خلاف تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔ اور فرمایا: "نتیجہ یقیناً غلط ہے۔" لہ اس حقیقت کے باوجود اسے جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی حیثیت سے پیش کرنا کسی متقی انسان کا کام نہیں۔

یقیناً کوئی احمدی ایسے مردود نظریہ کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

لہ الفضل ۱۹ اگست ۱۹۲۹ء صفحہ ۳

الزام نمبر ۵

"کتاب "آئینہ صداقت" اور "کلمۃ الفصل" کی بعض عبارتیں درج کرکے یہ تبصرہ کیا گیا ہے۔ کہ: "کلمہ گو مسلمان احمدی عقیدہ میں مسلمان نہیں":
گویا مرزا قادیانی کے بغیر یہ کلمہ طیبہ باطل ٹھہرتا ہے۔"
(صفحہ ۱۳، ۱۴)

پھر کمال بے شرمی سے یہ لکھا ہے:
"زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہو گیا۔ ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل، بے کار، اور باطل رہا۔"

جواب:

ان کتب کے مندرجات سے نہایت گستاخانہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ یہ ان کے دل کی بات ہوگی۔ احمدیوں کی نہیں۔ یہ ایک بے بنیاد اور ظالمانہ اعتراض ہے۔ جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ان کتابوں کی ساری بحث، مندرجہ ذیل حدیث نبوی کی بناء پر ہے کہ:
مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ

ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (مشکوٰۃ)
جو شخص ظالم کو تقویت دینے کی خاطر اس کے ساتھ چل پڑا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

اُمّتِ محمدیہ اس حدیث سے ہمیشہ یہ نتیجہ نکالتی رہی ہے کہ جو شخص بعض جرائم کا مرتکب ہو وُہ حقیقی مسلمان نہیں رہتا۔ اگرچہ الفاظِ نبوی میں حقیقی کا لفظ نہیں، مگر مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں، ورنہ اس حدیث کی روشنی میں آج کی ساری اُمّتِ مُسلمہ اسلام سے نکل جائے گی۔

معترضین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے :

"مسلماں را مسلماں باز کردند" [1]

"سب مسلمانوں کو جو روئے زمین میں ہیں، جمع کرو علیٰ دینٍ واحد" [2]

مندرجہ بالا الہامات کے بموجب جماعت احمدیہ دوسرے تمام مسلمانوں کو مسلمان سمجھنے اور رکھنے کی پابند ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ میں ہمارا قطعی موقف یہ ہے کہ :

---

[1] تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۴

[2] بدر ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲

"جب کوئی شخص اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتا اور قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کو اپنا دستور العمل سمجھتا ہے۔ اس وقت مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔" ؎

حق یہ ہے۔ کہ احمدیت پر جھوٹے الزام لگانے اور عامۃ المسلمین میں اشتعال پھیلانے اور امت میں نفرت کا بیج بونے والے دیوبندی وہابی اور احراری ملّا سواد اعظم اہلسنت کی رُو سے پکے کافر ہیں؛ اس سلسلہ میں دنیا بھر کے چوٹی کے علماء کا فتویٰ ملاحظہ ہو:

"وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاوّلین و آخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور خاص ذاتِ باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مُرتد و کافر ہیں؛ اور ان کا ارتداد کُفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مُرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک

؎ الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۲۵ء

کرے، وہ بھی مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے بالکل ہی محترز مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا۔ اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں۔ اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں، اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں۔ تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں۔۔۔۔۔

پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت، اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے؛ خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی؛ اور جو اولاد ہوگی۔ وہ حرامی ہوگی۔ اور ازروئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ناقل)

اِس اشتہار میں بہت سے علماء کے نام لکھے ہیں.
مثلاً: سید جماعت علی شاہ، حامد رضا خاں قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین بھیں، محمد جمیل احمد بدایونی، عمرالنعیمی مفتی شرع اور ابو محمد دیدار علی، مفتی اکبرآباد وغیرہ
یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں. بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کرکے بھیجی گئیں؛ تو افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق، یہی فتویٰ دیا ہے.

(خاکسار
محمد ابراہیم بھاگلپوری
باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر کے حسن برقی پریس، اشتیاق منزل ۶۲ ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا)

اب رہ گئے مودودی مذہب کے علماء؛ سو اُن کی نسبت خود وہابیوں اور دیوبندیوں کا فیصلہ یہ ہے کہ:

"حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ اصلی دجّال سے پہلے تیس دجّال
اور پیدا ہوں گے ؛ جو اس دجال اصلی
کا راستہ صاف کریں گے ؛ میری سمجھ
میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی
ہیں ."

فقط والسلام

(محمد صادق عفی عنہ
مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی
۲۸ر ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۲ء

حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب صفحہ ۹۷
مرتبہ : مولوی احمد علی انجمن خدام الدین لاہور)

جمعیت العلماء اسلام کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود
فرماتے ہیں :
"میں آج یہاں پریس کلب حیدر آباد میں
فتویٰ دیتا ہوں :
کہ مودودی گمراہ کافر اور خارج از

اسلام ہے۔ اس کے اور اس کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کسی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور حرام ہے۔ اس کی جماعت سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت ہے۔ وہ امریکہ اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے۔ اب وہ موت کے آخری کنارے پر پہنچ چکا ہے۔ اور اب اسے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ اس کا جنازہ نکل کر رہے گا۔"

(ہفت روزہ "زندگی"
۱۰ر نومبر ۱۹۶۹ء منجانب جمعیۃ گارڈ
لائل پور)

شرمناک افتراء پردازیاں

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ :

سَتَكُوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا

"کہ آخری زمانہ میں دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہو جائیں گے ؛ جو تم مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں پیش کریں گے . کہ جو تم نے سُنی نہ ہوں گی"

اس حدیث کی شرح میں علامہ محمد طاہر گجراتی اپنی مشہور کتاب "مجمع بحار الانوار" میں لفظ "دجل" کے

ماتحت لکھتے ہیں :

اِیْ جَمَاعَۃٌ مُزَوِّرُوْنَ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ عُلَمَاءُ وَمَشَائِخُ نَدْعُوْکُمْ اِلَی الدِّیْنِ وَھُمْ کَاذِبُوْنَ فِیْہِ وَیُحَدِّثُوْنَ بِاَکَاذِیْبَ وَیَبْتَدِعُوْنَ اَحْکَامًا بَاطِلَۃً وَاِعْتِقَادًا فَاسِدًا فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ اَیْ اِحْذَرُوْھُمْ

اس حدیث میں ان لوگوں کا ذکر ہے. جن کا پیشہ ہی یہ ہو کہ وہ جھوٹی باتیں بنائیں. وہ کہیں گے. کہ ہم علماء اور مشائخ ہیں. ہم تمہیں دین کی طرف دعوت دیتے ہیں. حالانکہ وہ اس امر میں بھی جھوٹ بول رہے ہوں گے. وہ جھوٹی باتیں بیان کریں گے؛ اور باطل احکام گھڑیں گے. اور فاسد عقائد پیش کریں گے. پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کہ اے مسلمانو! ان سے بچ کر رہنا.

زیر نظر رسالہ آنحضرت صلعم کی اس پیشگوئی کے ظہور کا منہ بولتا ثبوت ہے. بطور نمونہ چند شرمناک مفتریات کا ذکر کیا جاتا ہے :

پہلا افتراء : (رسالہ صفحہ ۸) پر یہ کیا گیا ہے. کہ احمدی حضرت مرزا صاحب کو افضل الرسل سمجھتے

ہیں، یہ اس صدی کا غالباً سب سے بڑا بہتان ہے، جو باندھا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا واضح بیان ہے۔ کہ:

"میرا مذہب یہ ہے۔ کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے۔ سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی؛ ہرگز نہ کر سکتے۔ اُن میں وہ دل وہ قوت نہ تھی۔ جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سُوء ادبی ہے۔ تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا۔ مَیں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہُوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں

نہیں کہ اس کو نکال دُوں ۔ بد نصیب ،
اُور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے
سو کہے ۔ ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ
کام کیا ہے ۔ جو نہ الگ الگ اُور
نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا !
اُور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے ۔"
ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ[1]

دراصل بات یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
کا ایک الہام ہے :

"آسمان سے کئی تخت اُترے" مگر
تیرا تخت سب سے اُونچا بچھایا گیا ۔"

اس الہام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ،
کسی نبی سے افضیلت کا دعویٰ نہیں ، بلکہ اس زمانہ
کے سربراہان مملکت سے رُوحانی اقتدار میں بڑھ کر
ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے ۔ اور اس میں کیا
شک ہے ۔ کہ امام الزمان کی رُوحانی حکومت کا
تخت اپنے دور کی مادی حکومتوں سے یقیناً اونچا ہوتا
مگر مصنف رسالہ نے اس واضح حقیقت کے باوجود

---

[1] ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۷۴

محض افتراء سے کام لیا ہے۔ اور اس الہام پر یہ عنوان قائم کر ڈالا کہ: "مرزا افضل الرسل" فلعنۃ اللہ علی الکاذبین!

دوسرا افتراء:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانہ کے وہ بطلِ جلیل ہیں۔ جنہوں نے یہ پُرشوکت منادی فرمائی کہ قرآن مجید کا ایک نقطہ اور شعشہ بھی قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ فرمایا:

"قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔" [1]

"قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ

---

[1] ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۴۵

ایسا پتھر ہے . کہ جس پر گرے گا
اس کو پاش پاش کر دے گا . اور
جو اس پر گرے گا . وہ خود پاش
پاش ہو جائے گا : [1]

نیز فرمایا :

اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور
نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا
اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے . اس
کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی ، جو
اس کو چھوڑے گا . جہنم میں جاوے
گا . یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے [2]

اس واضح اور دو ٹوک عقیدہ کو جانتے بوجھتے ہوئے . رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۷ تا ۱۹ میں نہایت ، بے شرمی سے یہ افتراء کیا گیا ہے . کہ نبوت محمدیہ احمدیوں کے نزدیک بہائیوں کی طرح عملاً منسوخ اور

---

[1] آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۷ حاشیہ

[2] ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵۲

بیکار اور معطل ہوگئی ہے۔ اور قادیانی عقیدے کے مطابق صرف مرزا قادیانی کی پیروی ہی مدار نجات ہے۔

اس افترائے عظیم کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اربعین نمبر ۴ کے بعض ادھورے اقتباسات کا سہارا لیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے بعد یہ عبارت موجود ہے۔ کہ:

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا۔ کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے۔ کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو، خون نہ کرو؛ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے" [1]

---

[1] اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷

تیسرا افتراء :

رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷ سے یہ عبارت نقل کی گئی ہے کہ :

" ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوّت کا سلسلہ نہ ہو ۔ وُہ مُردہ ہے ۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے دین کو جو ہم مُردہ کہتے ہیں ؛ تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں آتا ۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا ۔ تو پھر ہم بھی اس کو قصہ گو ٹھہراتے ۔ "

یہ الفاظ ببانگ دہل اعلان کر رہے ہیں ۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ دیگر تمام مذاہبِ عالم کے بالمقابل اسلام کو واحد زندہ مذہب کی حیثیت سے پیش فرما رہے ہیں ۔ مگر پہلے فقرہ کے بعد اپنی طرف سے " جیساکہ دینِ اسلام " کے الفاظ کا اضافہ کر کے یہ افتراء کیا گیا ہے ۔ کہ معاذ اللہ حضور کے

نزدیک اسلام بھی مُردہ مذہب ہے۔ حالانکہ یہ سراسر بے بنیاد ہے۔ حضور کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کہ جہاں خشک ملاّ اسلام کو عملاً مُردہ دین سمجھے بیٹھے تھے۔ وہاں آپ نے یہ بصیرت افروز اعلان فرمایا کہ :

میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت، رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا، انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بجز اسلام، تمام مذہب مُردے ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو

جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز، ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں"!

"اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مردار کھانے میں کیا لذّت؟!! آؤ مَیں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وُہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چُپ ہو گیا۔ آج وہ ....

ایک مُسلمان

کے دِل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اِس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کر پاوے تو قبول کر لیوے" [1]

---

[1] ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱، ۶۲

چوتھا افتراء :

اس رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر کلمۃ الفصل کی یہ عبارت درج ہے۔ کہ "مسیح موعود کوئی معمولی شان کا انسان نہیں ہے۔ بلکہ امت میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر فوقیت لے گیا ہے۔"

اس حوالہ کے ساتھ ایک تو ازخود یہ الفاظ داخل کر دیئے گئے ہیں۔ "بلکہ خود محمد رسول اللہ، کی بعثت پر بھی" دوسرے یہ سُرخی قائم کر دی گئی ہے۔ کہ پہلے "محمد رسول اللہ سے بڑھ کر۔" حالانکہ یہ بالکل افتراء ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں گستاخی بھی !!' جو یہودیانہ تحریف کی بدترین مثال ہے۔

پانچواں افتراء :

حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نے خطبۂ الہامیہ میں

لکھا ہے۔ کہ اسلام ہلال کی مانند شروع ہُوا تھا۔ اور آخری زمانہ میں چودھویں کا چاند بن کے چمکے گا۔ اِس عظیم الشان بشارت کا مفہوم اسی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ جہان بھر میں محمدی فیوض موج ماریں گے۔ مگر رسالہ ہذا کے کذاب و دجال مصنف نے اِس سیدھے سادے مطلب کو بگاڑ کر یہ لکھ دیا ہے۔ کہ "مکی بعثت کے زمانہ میں اِسلام ہلال کی مانند تھا۔ جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانہ میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن ہو گیا۔" رسالہ کے صفحہ ۱۲ پر خطبہ الہامیہ کی ایک عبارت کا خلاصہ یہ دیا گیا ہے۔ کہ: "مرزا قادیانی کے زمانہ کی فتح مُبین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مُبین سے بڑھ کر ہے"۔

یہ بھی سراسر افتراء ہے۔ جیسا کہ خطبہ الہامیہ میں ذکر ہے۔ فتح مبین سے مراد یہ ہے۔ کہ فتنہ یاجوج و ماجوج کے وقت اسلام کو آسمانی تائید و نصرت حاصل ہو گی۔

چھٹا افتراء :

رسالہ کے صفحہ ۲۱ پر ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ، پنجم صفحہ ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱۸۳ کی عبارتوں کو درج کرنے میں نہایت درجہ دجل و فریب سے کام لیا گیا ہے۔ حضور نے ان مقامات پر بھی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اور باقی مذاہب کو لعنتی اور قابل نفرت بتلاتے ہوئے تحریر فرمایا ہے :

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں۔ نہ کہ رحمانی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اندھا رکھتا ہے۔ اور اندھا ہی مارتا اور اندھا، ہی قبر میں لے جاتا ہے۔ مگر میں

ساتھ ہی خدائے کریم و رحیم کی قسم
کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اسلام ایسا
مذہب نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں صرف
اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا
ہے۔ کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع
ہمارے سید و مولیٰ آں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الہیہ سے
مشرف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تو
حدیث میں آیا ہے۔ کہ علماء امتی
کانبیاءِ بنی اسرائیل' یعنی میری
اُمت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے
نبیوں کی طرح ہیں؛ اس حدیث میں
بھی علماء ربانی کو ایک طرف اُمتی کہا
اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت
دی ہے۔

یہ تو ہے مکمل عبارت لیکن مُصنّف رسالہ نے پہلی سطروں کے سوا باقی پوری عبارت جو پورے مضمون کی روح اور جان تھی۔ جان بوجھ کر چھوڑ دی اور خلاصہ یہ پیش کیا۔ کہ: "قادیانیوں کے نزدیک

مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ، لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت ہے. اس افتراء پردازی نے بالکل واضح کر ڈالا ہے. کہ ملاؤں کا طبقہ اسلام کا چھپا دشمن ہے: اور آنحضرت اور اسلام کو (مخالفت احمدیت کی آڑ میں) کھلے بندوں گالیاں دے رہا ہے.

اہلحدیث ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء نے لکھا:

"افسوس ہے. کہ ان مولویوں پر
جن کو ہم ہادی، رہبر، ورثۃ الانبیاء
سمجھتے ہیں. ان میں یہ نفسانیت،
یہ شیطنیت بھری ہوئی ہے. تو پھر
شیطان کو کس لئے برا بھلا کہنا چاہیئے"

بزرگانِ اُمّت سے لغزشیں

آخر میں یہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ یہ رسالہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ایک کھلا چیلنج اور زبردست خطرہ کا الارم ہے۔ وجہ یہ کہ فتنہ پرور علماء نے اس میں نظریہ بروزؔ و فنافی الرسولؐ اور نظریہ الہامؑ مہدی موعود کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ ان دونوں نظریات کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے اور اُمّتِ مسلمہ کے اکابر صوفیا، اہل اللہ اور جلیل القدر بزرگوں نے اپنے دعاوی یا بیانات کے ذریعہ ان پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اور ان کی وضاحت بھی وہی فرمائی ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے قلم سے مذکور ہے۔ اس اعتبار

سے ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ سکتے ہیں. کہ یہ رسالہ اسلامی نظریات میں نقب زنی اور ان کے ملیامیٹ کرنے کی لرزہ خیز سازش ہے. جس کی زد میں ملت اسلامیہ کے وہ سب عظیم بزرگ آ گئے ہیں؛ جن کا وجود آیت رحمت تھا. اور جن کا خاکپا ہونا ہم سب مسلمانوں کے باعث سعادت ہے.

ہم اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے دو الگ الگ عنوانوں کے تحت صلحائے اُمت کے چند ضروری اقتباسات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:

نظریۂ بروز اور فنا فی الرسول

۱: حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے: ھذا وجود جدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا وجود عبد القادرؒ "میرا وجود میرے دادا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ عبد القادر کا وجود نہیں۔"

ایک بار اپنے مرید سے فرمایا: اَتشھدُ اَنّی محمدٌ رّسولُ اللہ "کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں؟" مرید نے اس کی تصدیق کی۔[۲]

---

[۱] گلدستہ کرامات صفحہ ۸ مفتی غلام سرور صاحب مطبوعہ افتخار دہلی

[۲] الکاویہ ص ۴۹ (مولوی محمد عالم آسی امرتسر)

۲ : حضرت بایزید بسطامیؒ مشہور صوفی،
سے پوچھا گیا۔ کہتے ہیں: ابراہیم، موسیٰ اور محمدؐ
خدا کے برگزیدہ بندے ہیں، فرمایا: "میں ہوں" [1]

۳ : ہندوستان کے ممتاز چشتی بزرگ حضرت
شاہ نیاز احمدؒ فرماتے ہیں: ع

عیسیٰ مریمی منم احمد ہاشمی منم
"عیسیٰ مریمی میں ہوں احمد ہاشمی میں ہوں" [2]

۴ : شہرۂ آفاق صوفی و عارف ربانی حضرت
عبدالکریم الجیلانیؒ اپنی کتاب "الانسان الکامل"
جلد ۲، صفحہ ۴۸ پر ارشاد فرماتے ہیں:

"کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا۔ کہ جب آں
حضرت صلعم نے شبلیؒ کی صورت میں ظہور فرمایا۔ تو آپ نے
ایک شاگرد سے جو صاحب کشف تھا۔ فرمایا: گواہی دے
کہ میں (شبلی) اللہ کا رسول ہوں۔ سو اس نے کہا کہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تُو اللہ کا رسول ہے۔ یہ

---

[1] تذکرۃ الاولیاء، باب ۱۴، صفحہ ۱۲۸، ناشر برکت علی اینڈ سنز لاہور
[2]

کوئی ناجائز اور بُری بات نہیں، یہ اسطرح ہے۔ جیسا کہ ایک سویا ہُوا اپنے آپ کو دوسرے آدمی کی شکل میں دیکھتا ہے۔

۵ : حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رح اپنی کتاب انفاس العارفین صفحہ ۱۰۴ پر لکھتے ہیں؛

و : "کاتب الحروف نے حضرت والد ماجد کی رُوح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک کے سائے میں لینے کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا: تو فرمانے لگے: "یُوں محسوس ہوتا تھا۔ گویا میرا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے مِل کر ایک ہو گیا ہے۔ خارج میں میرے وجود کی کوئی الگ حیثیت نہیں تھی۔"

ب : پھر فرماتے ہیں :

"حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مَیں نے خواب میں دیکھا۔ جیسے مجھے اپنی ذات مبارک کے ساتھ اس انداز سے قرب و اتصال بخشا۔ کہ جیسے ہم متحد الوجود ہو گئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو آں حضرت صلعم کا عین پایا۔" (انفاس العارفین ص ۱۹۶)

ج : "یزعم العامۃ انہ اذا نزل الی الارض کان واحدا من الامۃ کلا بل ھو شرح للاسم الجامع المحمدی ونسخۃ منتسخۃ منہ" (الخیر الکثیر ص۱۱۱)

" عوام کا خیال ہے کہ مسیح موعود جب زمین کی طرف نازل ہو گا۔ تو وہ صرف ایک اُمتی ہو گا۔ ایسا ہرگز نہیں ؛ بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح اور اس کا (دوسرا) نسخہ ہو گا۔

۷ : نویں صدی ہجری اور پندرہویں صدی ' عیسوی کے ممتاز صوفی حضرت عبد الرزاق قاشانی رح فرماتے ہیں ؛

" المھدی الذی یجی فی آخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہ کلھم" (شرح : فصوص الحکم مصر ص۳۵)

" مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا۔ وہ احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو گا۔ اور معارف علوم اور حقیقت میں تمام

انبیاء اور اولیاء سب کے سب اس کے تابع ہوں گے؛ کیونکہ مہدی کا باطن محمدؐ رسول اللہ کا باطن ہو گا۔

۷ : فرقہ امامیہ کے نامور مؤرخ و عالم دین حضرت علامہ باقر مجلسی تحریر فرماتے ہیں :

"یقول یا معشر الخلائق الا ومن اراد ان ینظر الی ابراھیم و اسماعیل فھا انا ذا ابراھیم و اسماعیل الا ومن اراد ان ینظر الی موسیٰ و یوشع فھا انا ذا موسیٰ و یوشع الا ومن اراد ان ینظر الی عیسیٰ و شمعون فھا انا ذا عیسیٰ و شمعون الا ومن اراد ان ینظر الی محمد و امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ فھا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و امیر المومنین ۔"

(بحار الانوار صفحہ ۲۰۲ جلد ۱۳)

" امام مہدی کہیں گے، اے لوگوں کے گروہ! جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھے تو مجھے دیکھ لے۔ کہ میں ابراہیم اور اسماعیل ہوں، اور جو شخص موسیٰ اور

یوشع کو دیکھنا چاہے ۔ تو وُہ موسیٰ اور یوشع میں ہوں ۔ اور جو چاہے کہ عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے تو مَیں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں ۔ اور جو چاہتا ہے کہ حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین صلوٰت اللہ علیہ کو دیکھے تو سنو! وہ محمد اور امیرالمومنین مَیں ہُوں ۔

نظریۂ الہام مہدیٔ موعود

دنیائے اسلام کے بزرگ صوفی حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں :

"اِنَّهٗ يَحْكُمُ بِمَا اَلْقٰى اِلَيْهِ مَلَكُ الْاِلْهَامِ مِنَ الشَّرِيْعَةِ وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يُلْهِمُهُ الشَّرْعَ الْمُحَمَّدِيَّ فَيَحْكُمُ بِهٖ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ حَدِيْثُ الْمَهْدِيِّ اَنَّهٗ يَقْفُوْ اَثَرِيْ لَا يُخْطِئُ نَعَرِّفْنَا صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ مُتَّبِعٌ لَا مُبْتَدِعٌ وَأَنَّهٗ مَعْصُوْمٌ فِيْ حُكْمِهٖ اِذْ لَا مَعْنٰى لِلْمَعْصُوْمِ فِي الْحُكْمِ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُخْطِئُ وَحُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا يُخْطِئُ فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى وَقَدْ

أَخْبَرَعَنِ الْمَهْدِيِّ أَنَّهُ لَا يُخْطِئُ وَجَعَلَهُ مُلْحَقًا بِالْأَنْبِيَاءِ فِي ذٰلِكَ الْحُكْمِ ".

(الیواقیت والجواھر جزء ۲ ص ۱۳۵ بحث ۶۵)

" یعنی الہام کا فرشتہ شریعت کا جو مفہوم اس (مہدی) کو سکھائے گا۔ اس کے مطابق ہی وہ فیصلہ دیا کرے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ اس کو شرع محمدی الہام کرے گا۔ اسی کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی والی حدیث اشارہ کرتی ہے۔ فرمایا کہ وہ میرے پیچھے پیچھے آئے گا۔ اور غلطی نہیں کرے گا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتا دیا کہ وہ مہدی متبع ہو گا۔ کوئی نئی بات نہیں بنائے گا۔ اور وہ اپنے فیصلے میں معصوم ہو گا۔ کیونکہ غلطی سے پاک ہونے کے یہی معنی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہدی کے بارے میں یہ فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتے؛ بلکہ جو ارشاد فرمائیں۔ وہ وحی ہوتی ہے۔ اور آپ نے مہدی کے متعلق اس حکم سے اس امر میں اسے انبیاء میں شامل کر دیا ہے؛

حضرت امام شعرانی کا یہ سارا استدلال ایک حدیث سے ہے ۔ بالفاظ دیگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتا دیا کہ مہدی کی خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی الالہام، راہنمائی ہوا کرے گی ۔

یہ ہیں وُہ مقدس اسلامی روایات اور یہ ہے ۔ ملتِ اسلامیہ، کا تیرہ سو سالہ قیمتی خزانہ جو دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا سرمایۂ حیات اور سفینۂ نجات ہے ؛ جس کو دشمنانِ اسلام کے ایجنٹ صفحۂ ہستی سے بالکل نابود کر دینا چاہتے ہیں ؛ اور مسلمانوں کی نئی نسل کو اپنے قدیم اور محسن بزرگوں کے باغی بنا رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ مسلم دنیا آخر کب تک تماشائی بنی رہے گی ؟

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

Publisher: Mubarak Ahmad Saqi
Additional: Nazir Isha'at and Vakilut Tasneef
The London Mosque
16 Gressen Hall Road, London SW18